اُردو لغت بورڈ،کراچی کی مختصر تاریخ(آغاز تا حال۲۰۱۹ء)

ڈاکٹربی بی امینہ [1]

Abstract:

"Urdu Lughat Board was established in 1958.The main aim of the board was to compile a comprehensive Urdu dictionary on the pattern of Oxford English Dictionary (OED) on historical principles. Famous Urdu lexicographer Moulvi Abdul Haq was selected as its chief editor. He was well aware of the pattern n started work on the project. He died in 1961 but the structure he had given and the work he had started continued with several stalwarts of Urdu language and literature and completed in 2010 with twenty two volumes of Urdu Lughat (on Historical Principles). As it is said, it was the most comprehensive exercise ever done in Urdu language. This article throws light on the brief history of Urdu Lughat Board, Karachi and discusses its efforts for the progress of Urdu language and literature."

اردو زبان و ادب کی ترقی اور ترویج کے لیے مختلف ادوار میں تقریباً تمام اہل علم و ادب کی وساطت سے مختلف النوع کاوشیں سامنے آتی رہی ہیں ۔ اس مقصد کے لیے جہاں ہر دور میں کچھ تحاریک چلائی گئیں اور کچھ منصوبوں پر عمل کیا گیا ، وہیں دو منصوبے علی گڑھ تحریک کے روحِ رواں سر سید احمد خاں (۱۸۱۷ء-۱۸۹۸ء) کی دور اندیشی کی بہ دولت بھی منظر عام پر آئے، جو یہ تھے:

۱۔ ایک ایسی جامع لغت ترتیب دی جائے ، جو لفظ کی صرفی اور نحوی حیثیت، معنوی توضیح، الفاظ کے استعمال کی اسناد اور دیگر ضروری تفاصیل پر مشتمل ہو۔

۲۔ سرسید کے عہد تک منصۂ شہود پر آنے والی تمام اردو کتابوں کے تعارف پر مشتمل ایک قاموس مرتب کی جائے۔(۱)

قاموس کی اشاعت تو ممکن نہیں ہو سکی البتہ لغت کی طرف سر سید احمد خاں نے توجہ دی اور اس کا ابتدائی نمونہ علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ میں ۱۸٦۹ء میں شائع ہوا۔ یہاں تک کہ معروف مستشرق گارسیں دتاسی کے مشورے کے بعد یہ بھی طے ہوا کہ اس کلاں لغت کا نام لغت زبان اردو رکھا جائے ۔تاہم یہ منصوبہ بھی نمونے کی اشاعت سے آگے نہیں بڑھ سکا اور سرسید کی علمی و سیاسی مصروفیات اور بعد ازاں ان کی وفات کے سبب یہ منصوبہ نامکمل رہ گیا۔

چوں کہ باباےاردو مولوی عبد الحق سرسید احمد خاں کے مذکورہ بالا منصوبے سے آگاہ تھے اور نمونہ بھی ملاحظہ کر چکے تھے ، لہٰذا جب جامعہ عثمانیہ سے وابستہ ہوئے تو انھوں نے سرسید کے ادھورے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا فیصلہ کیا۔ جامعہ عثمانیہ میں اس مقصد کے لیے انھیں نہ صرف مالی امداد مہیا کی گئی بل کہ ڈاکٹر عبد الستار صدیقی،پنڈت ونشی دھر،ہاشمی فرید آبادی، پنڈت کیفی اور شان الحق حقی کے والد ماجد مولوی احتشام الدین دہلوی ان کے مدد گار بھی مقرر کیے گئے۔ دس بارہ برس کی مسلسل محنت کے بعد اردو کی جامع لغت کا علمی سرمایہ مکمل ہوا ہی تھا کہ تقسیمِ بر صغیر کے اثرات اور حادثات کے زیر اثر حیدر آباد میں موجود لغت کا دفتر نذرِ آتش کر دیا گیا ۔ یوں اردو لغت کا بیش تر علمی سرمایہ دفتر میں موجود دیگر مسودات سمیت ضائع ہو گیا ۔ مولوی صاحب نے ان حالات میں بھی ہمت سے کام لیا؛ دفتر کے کچھ مسودات اور کتابیں انجمن ترقی اردو، کراچی تک بچا لانے میں کام یاب ہوئے اوراز سر

---

[1] لیکچرار شعبۂ اردو،بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی،اسلام آباد

نو اس کام کی تکمیل کا ارادہ کیا۔ مولوی صاحب اپنے فرائض منصبی سے جب بھی فراغت حاصل کرتے لغت کی ترتیب کے کام میں منہمک ہو جاتے پھر بھی وہ لغت کے تین حروف ’الف‘، ’ب‘ اور ’بھ‘ ہی کے اندراجات مکمل کر پائے،[۲]جو بعد میں لغت کبیر کا حصہ بنے۔

سرسید کے منصوبے کو اصل تعبیر اس وقت ملی جب اسی دور میں ۱۴ ؍جون ۱۹۵۸ء کو ترقئ اردو بورڈ کا ، جو ۱۹۸۲ء میں اردو لغت بورڈ(Urdu Dictionary Board) کے نام سے موسوم ہوا،قیام ایک اجلاس میں وفاقی وزارتِ تعلیمات کی ایک قرارداد F.11-3/57-EIVکی رو سے عمل میں آیا ۔[۳] اس کی صدارت سیکریٹری وزارت مالیات (حکومتِ پاکستان) ڈاکٹر ممتاز حسن نے کی ؛ نائب صدر لندن میں تعینات پاکستان کی ہائی کمشنر بیگم شائستہ اکرام اللہ تھیں جب کہ دیگر ارکان میں جناب عترت حسین زبیری (تعلیمی مشیر ، وزارتِ تعلیمات)، مولوی عبد الحق(اعزازی مدیر اعلیٰ اردو لغت)، جوش ملیح آبادی(مشیر ادبی و مدیر)، ڈاکٹر محمد شہید اللہ، جناب رازق الخیری، ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی، شان الحق حقی، پیر حسام الدین راشدی، ڈاکٹر سید عبداللہ اور عبد الحفیظ کاردار شامل تھے۔[۴]

اجلاس میں ادارے کے قیام کے دو مقاصد زیر بحث لائے گئے:

۱۔ انگریزی کی اوکسفرڈ انگلش ڈکشنری (Oxford English Dictionary) کے نمونے پر اردو زبان و ادب کی ایک ایسی جامع لغت ترتیب دینا ،جس میں جدید لسانیاتی اصولوں کو مد نظر رکھا گیا ہو۔

۲۔ اردو زبان و ادب کی ترویج اور ترقی کے لیے مؤثر اقدامات کرنا۔[۵]

۳۰؍ جولائی ۱۹۵۸ ء کو اردو لغت بورڈ، کراچی کا اولین اجلاس منعقد ہوا ، جس میں پہلے مقصد کی تکمیل کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ۔کمیٹی نے اپنی سفارشات پیش کیں ، جن کی منظوری ۱۹۵۹ء میں دی گئی اور اسی سال منصوبے پر عمل در آمد کے لیے ایک مختصر عملے کا تقرر بھی کر لیا گیا ، جس میں ڈاکٹر مولوی عبد الحق اور جوش ملیح آبادی سر فہرست تھے۔تاہم بورڈ کے مکمل عملے کی باقاعدہ تقرری تک معروف کرکٹ کھلاڑی عبد الحفیظ کاردار اردو لغت بورڈ، کراچی کے معتمد اعزازی رہے۔

۱۹۵۹ء کے بعد معروف ماہر لسانیات جناب شان الحق حقی اٹھارہ برسوں (۱۹۵۹ء ۔ ۱۹۷۶ء) تک اس عہدے پر متمکن رہے اور اسی دوران نہایت مختصر عرصے کے لیے پیر حسام الدین راشدی صاحب نے بھی اس عہدے کی ذمہ داریاں سنبھالیں ۔ ۱۹۷۶ء میں شان الحق حقی کے مستعفی ہو جانے کے بعد مدیر اعلیٰ کے منصب کے لیے ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی کا انتخاب ہوا ۔ انھوں نے لغت کی اشاعت میں ہونے والی تاخیر اور اس کے ردعمل کا فوری نوٹس لیتے ہوئے جلد از جلد طباعت کا فیصلہ کیا اور ۱۹۷۷ء میں اس کی پہلی جلد منصۂ شہود پر لانے میں کام یاب ہوئے۔یہ وہ دور تھا جب اردو لغت بورڈ میں انتظامی مجلس، مجلس ادارت، معتمدین اور دیگر عہدیداران اپنی اپنی ذمہ داریاں سنبھال چکے تھے ، جن میں مدیر اول کے طور پر ڈاکٹر شوکت سبزواری اور دیگر مدیران میں ہاشمی فرید آبادی، ڈاکٹر محمد شہید اللہ، جناب نسیم امروہوی، اختر حسین رائے پوری اور عبد الخلیق نقوی کے اسمائے گرامی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں ۔علاوہ ازیں لغت کی تدوین کے لیے اردو زبان و ادب کے سینکڑوں علما و فضلا کے ساتھ ساتھ بیرونی اسکالرز سے بھی مدد لی جا رہی تھی۔[۶]چناں چہ لغت کی اشاعت کا کام ماضی کی نسبت قدرے سہل ہو چکا تھا ۔

پہلی جلد (۱۹۷۷ء) کی اشاعت کے بعد لغت کی تکمیل کے منصوبے میں تیزی آئی اور ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی ہی کے دور میں اس کی اگلی پانچ جلدیں ۱۹۷۶ء سے ۱۹۸۵ء کے دوران شائع ہوئیں ۔ اگلی دس جلدیں (ساتویں تا سولھویں) ۱۹۸۵ء میں مدیر اعلیٰ کا عہدہ سنبھالنے والے ڈاکٹر فرمان فتح پوری کی کاوشوں سے سامنے آئیں ۔ جب کہ سترھویں جلد (۲۰۰۰ء) مرزا نسیم بیگ، اٹھارھویں جلد (۲۰۰۲ء) ڈاکٹر یونس حسنی ، انیسویں (۲۰۰۳ء)، بیسویں (۲۰۰۵ء) اور اکیسویں جلد (۲۰۰۷ء) ڈاکٹر رؤف پاریکھ اور بائیسویں جلد۴؍اپریل ۲۰۱۰ء کو محترمہ فرحت فاطمہ

رضوی کی سرپرستی میں شائع ہوئیں ، جس کی اشاعت کے ساتھ ہی دنیا کی تیسری بڑی تاریخی لغت اور اردو زبان و ادب کی ضخیم ترین لغت پایۂ تکمیل کو پہنچی۔[۷]

تقریباً اسی عہد میں ایک بڑی تبدیلی یہ بھی واقع ہوئی کہ ۲۴نومبر ۲۰۰۷ء کو عدالتِ عظمیٰ (پاکستان) کے جاری کردہ ایک حکم نامے ایف ۵-۳/۲۰۰۷-NIکے مطابق اردو لغت بورڈ، کراچی وفاقی وزارتِ تعلیم کی زیر سرپرستی آگیا؛ اس کے کچھ ہی عرصے بعد آئین پاکستان کی اٹھارھویں ترمیم کے نتیجے میں کابینہ ڈویژن کے ماتحت رہا ؛ بعد ازاں یہ وفاقی وزارت قومی ورثہ و یک جہتی کے ما تحت اداروں میں شامل رہا اور اب اس کا شمار وفاقی وزارتِ اطلاعات و نشریات اور قومی ورثہ کےزیر سرپرستی اداروں میں کیا جاتا ہے۔[۸]

اردو لغت بورڈ کے قیام کا دوسرا مقصد اردو زبان کی ترقی اور فروغ سے متعلق مزید اقدامات تھا ۔ بورڈ نے لغت کے ساتھ ساتھ اس مسئلے کو بھی پیش نظر رکھا اور ضروری کتابوں کی اشاعت اور ایسی کم یاب کتابوں کی از سر نو طباعت کو ممکن بنایا ، جو بورڈ کے نزدیک اہمیت کی حامل تھیں ۔ اس مقصد کے حصول کے لیے اولاً تیس کتابوں کی فہرست ترتیب دی گئی ، جن میں جذبات نادر(۱۹۶۱ء) از نادر کاکوروی،منازل السائرہ(۱۹۶۱ء) از راشد الخیری، مراۃالعروس(۱۹۶۱ء)، از مولوی نذیر احمد رسومِ دہلی(۱۹۶۱ء) از سید احمد دہلوی،منتخب الحکایات (۱۹۶۲ء) از مولوی نذیر احمد ،اردو کی پہلی کتاب (۱۹۶۳ء) از مولانا محمد حسین آزاد، پھول (۱۹۶۳ء) از غلام عباس ، خاور نامہ(۱۹۶۷ء) از رستمی بیجا پوری ، مخطوطات پیرس(۱۹۶۷ء) از آغا افتخار حسین، ترکی اردو لغت (۱۹۶۸ء) از ڈاکٹر محمد صابر، مقالاتِ اختر(۱۹۷۱ء) از قاضی احمد میاں اختر جونا گڑھی کے علاوہ میٹھی کہانیاں اور تاریخی کہانیاں از ابو تمیم فرید آبادی، باغ و بہار از میر امن، مرقع شعرا از رام بابو سکسینہ ، اردو میں سائنسی ادب (جلد اول) از خواجہ حمید الدین شاہد، مثنویاتِ میر بہ خط میر مرتبہ رام بابو سکسینہ کی اشاعت کا پتہ چلتا ہے ۔تاہم بورڈ سے حاصل کردہ معلومات کے مطابق رسومِ دہلی، منتخب الحکایات، ترکی اردو لغت، میٹھی کہا نیاں، تاریخی کہانیاں، باغ و بہار، مرقع شعرا، اردو میں سائنسی ادب (جلد اول) اور مثنویاتِ میر بہ خطِ میر کی بابت بورڈ کے ریکارڈ سیکشن میں موجود مسودات میں کسی قسم کی کوئی شہادت نہیں ملتی۔[۹]

مذکورہ بالا کتب کے علاوہ بورڈ نے ٹائپ کے فروغ پر بھی توجہ دی اور اردو ٹائپ رائٹر کا کلیدی تختہ(Key Board)تیار کیا۔ بورڈ نے شان الحق حقی کی تجویز پر ایک سہ ماہی مجلہ اردو نامہ، کراچی کے نام سے شائع کیا ، جو ۱۹۶۱ء میں پہلی بار شائع ہوا اور ۱۹۷۷ء تک مسلسل شائع ہوتا رہا۔ اس جریدے کی اشاعت کا اصل مقصد اردو لغت کے مشمولات کو قسط وار شائع کرنا تھا تا کہ ان مشمولات پر ماہرین لسان و لغت کی آرا کی روشنی میں ترامیم و تبدیلیاں کی جا سکیں اور لغت کی بابت ان کی رائے معلوم ہو سکے۔ یہ مقصد پورا بھی ہوا ۔شان الحق حقی ہی کی ادارت میں اس کے پہلے چوّن (۵۴) شمارے آئے۔ بعد ازاں وسائل کی کمی کے باعث اس کا اجرا روک دیا گیا اور چالیس سال کے طویل وقفے کے بعد ۲۰۱۷ء میں شان الحق حقی کی پیدائش کے صد سالہ جشن کے موقعے پر اس کا پچپنواں شمارہ شائع کیا گیا اور تا دم تحریر اس کے چھپّن (۵۶) شمارے منظر عام پر آچکے ہیں ۔ ان تمام شماروں میں لسانی اور لسانیاتی مباحث و مسائل کو جگہ دی گئی ہے۔ اس اعتبار سے کہا جا سکتا ہے کہ اردو لغت بورڈ نے اردو نامہ کے توسط سے اردو میں لسانی اور لسانیاتی تحقیقات کو بھی فروغ دینے کی سعی کی ہے۔

اگرچہ ۱۴جون ۲۰۱۸ء کو اردو لغت بورڈ ، کراچی کے قیام کو ساٹھ سال مکمل ہو چکے ہیں اور بورڈ اپنی لغت بھی مدون کر چکا ہے تاہم اس کے بعد بھی مختلف منصوبوں پر کام جاری ہے ۔ اس وقت بورڈ کی موجودہ عمارت (ایس ۔ٹی، ۱۸۔اے،بلاک نمبر ۵ ، گلشن اقبال ، کراچی) میں اس کے چار بڑے شعبے اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں ،جنھیں :

۱۔ انتظامی مجلس

۲۔ مجلس ادارت

۳۔شعبۂ طباعت و اشاعت

۴۔ کتب خانے
میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ انتظامی مجلس بورڈ کے صدور، مدیران اول اور مدیرانِ اعلیٰ پر مشتمل رہا ہے۔ فہمیدہ ریاض(۲۰۱۰ء) کے بعد ۲۰۱۶ء تک مستقل سرپرست کے طور پرکسی کا تقرر نہیں ہو سکا تھا۔ جناب رانا سرفراز طارق، جناب محمد عارف اور جناب عبد المالک غوری مختلف ادوار میں بحیثیت قائم مقام اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۲۰۱۶ء میں اس عہدے پر جناب عقیل عباس جعفری تعینات ہوئے ، جو اب بھی اپنے فرائض منصبی انجام دے رہے ہیں۔

ادارتی عملے میں مدیران ، نائب مدیران اور معاونین شامل رہے ہیں ۔ آج کل محترمہ نزہت سیما ارشاد ، ڈاکٹر شاہد الدین ضمیر ،نفیس الرحمٰن قریشی ، تبسم اختر ہاشمی اور طارق آزاد اس عملے میں شامل ہیں ۔

شعبۂ اشاعت و طباعت ''محیط اردو پریس'' کے نام سے ۱۹۷۵ء میں قائم کیا گیا تھا، جس کے ذریعے لغت کی تمام جلدوں ، اردو نامہ کے شماروں اور مذکورہ کتابوں کی اشاعت ممکن بنائی گئی ۔ آج کل اس کے موجودہ انچارج جناب امیر علی ہیں ۔ جب بورڈ کا کتب خانہ دو حصوں میں منقسم ہے ، جس میں اٹھارہ ہزار سے زائد کتب کا بیش قیمت علمی سرمایہ اور اسناد کے سلسلے میں لکھے جانے والے چودہ لاکھ کارڈ کا کورپس محفوظ ہے۔ موجودہ مدیر اعلیٰ جناب عقیل عباس جعفری نے مرکزی کتب خانے کو مشیر ادبی جوش ملیح آبادی سے موسوم کر کے '' جوش ملیح آبادی یادگاری کتب خانہ'' کا نام دیا ہے ۔[۱۰]جب کہ انتہائی اہم اور کم یاب کتب کا گوشہ ''گوشۂ مطالعہ'' کہلاتا ہے ، جو نسیم امروہوی کے نام سے منسوب ہے۔ آج کل ذیشان طارق بہ طور لائبریرین اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔

اپنے دونوں مقاصد کی تکمیل کے علاوہ بورڈ نے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کی سعی بھی کی ہے۔ اس کا ایک واضح ثبوت ۲۴جنوری ۲۰۱۸ء کو پاکستان کے سابق صدر ممنون حسین صاحب کے ہاتھوں اردو لغت(تاریخی اصول پر) کی بائیس جلدوں کے آن لائن (Online)ایڈیشن کا افتتاح ہے، جس کی بدولت لغت سے کبھی بھی اور کہیں بھی استفادہ ممکن ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک موبائل ایپلیکیشن بھی متعارف کروائی گئی ہے، جب کہ اردو کی صوتی یا سمعی لغت کے منصوبے پر بھی کام جاری ہے۔

لغت کی نظر ثانی شدہ اشاعت بھی ممکن بنائی جا رہی ہے ۔ مدیر اعلیٰ کے مطابق یہ لغت بائیس کے بجائے سولہ جلدوں پر مشتمل ہوگی اور لغت کی وہ جلدیں جو نسخ میں ہیں اور ٹائپ کی گئی تھیں ، نظر ثانی کے بعد انھیں بھی خط نستعلیق میں شائع کیا جائے گا اور اس میں نئے الفاظ کے ساتھ ساتھ انگریزی کے ایسے الفاظ بھی شامل ہوں گے ،جن کے اردو متبادلات موجود نہیں۔[۱۱] بچوں کی لغت سمیت خصوصی لغات کی تیاری بھی لغت کے آئندہ منصوبوں میں شامل ہے ۔ کم یاب کتب کی آن لائن فراہمی پر بھی کام جاری ہے جب کہ اسی ذیل میں فرہنگ غالب(۲۰۱۹ء) از غلام رسول مہر اور صحیح تلفظ : درست املا (۲۰۱۹ء) حال ہی میں شائع ہوئی ہیں ۔ مزید بر آں انجمن ترقی اردو، کراچی کی طرف سے منعقد کردہ ایک تقریب میں ڈاکٹر مولوی عبد الحق کی معروف اردو انگریزی لغت کی اشاعت کے حقوق بھی بورڈ کو تفویض کیے گئے ہیں ، جس سے اردو لغت بورڈ، کی ویب گاہ (www.udb.gov.pk) اور موبائل ایپ پر بھی استفادہ کیا جا سکے گا۔[۱۲]

حواشی اور حوالہ جات

۱۔ ابو الحسنا ت ، خوابِ سرسید، مشمولہ اردو لغت (یادگاری مضامین) مرتبہ ابو الاحسنات،کراچی : خواجہ پرنٹرز اینڈ پبلشرز، ۲۰۱۰ء، ص ۹
۲۔ شہاب الدین ثاقب، بابائے اردو مولوی عبد الحق : حیات و خدمات ،کراچی: انجمن ترقی اردو ، ۱۹۸۵ء ، ص ۴۱
۳۔ عرفان شاہ ، ’’شان الحق حقی اور ترقیٔ اردو بورڈ کی لغت ‘‘ مشمولہ معیار اسلام آباد ، شمارہ ۱۴ (جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء) ، ص ۹ ۔ ۳۶
۴۔ مرزا نسیم بیگ ، ’’اردو ڈکشنری بورڈ : ایک جائزہ‘‘ مشمولہ اردو لغت (یادگاری مضامین) ، ص ۲۰۷
۵۔ محمد ہادی حسین ، ’’ تعارف‘‘ مشمولہ اردو لغت(تاریخی اصول پر)، جلد اول ،کراچی: ترقیٔ اردو بورڈ ، ۱۹۷۷ء ، ص الف
۶۔ بورڈ کے عملے کی مکمل تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجیے:
اردو لغت بورڈ ، ’’ترقیٔ اردو بورڈ کی مجلسِ اعلیٰ، مجلس انتظامی اور عملۂ ادارت‘‘ مشمولہ اردو لغت(تاریخی اصول پر)، جلد اول ، ص اہ۔ از
۷۔ تعارف، .http://www.gov.pk/taruf.php، تاریخ ملاحظہ: ۱۶ٍاپریل، ۲۰۱۹ء
۸۔ تاریخی اصول پر مرتب کی جانے والی دیگر دو لغات اوکسفرڈ انگلش ڈکشنری (۱۹۲۸ء) اور جرمن اکیڈمی آف سائنس ان برلن اور انسٹی ٹیوٹ گوٹن گن کی زیر سرپرستی شائع ہونے والی جرمن لغت (۱۹۶۱ء) ہیں۔
۹۔ یہ معلومات براہ راست لی گئی ہیں ۔راقمہ نے اگست ۲۰۱۷ء میں نجی دورے کے دوران اردو لغت بورڈ ، کراچی میں ڈاکٹر شاہد الدین ضمیر اور بورڈ کے دیگر منتظمین اور عملے سے یہ معلومات حاصل کی تھیں اور بورڈ کے دفتر میں موجود مسودات بھی دیکھے تھے۔
۱۰۔جوش ملیح آبادی یادگاری کتب خانہ، .http://udb.gov.pk/kutub_khana/php، تاریخ ملاحظہ: ۱۲ٍجون،۲۰۱۷ء
۱۱۔لغت کی نظر ثانی شدہ اشاعت سے متعلق معلومات براہ راست لی گئی ہیں ۔ تاہم اردو لغت کے مختلف منصوبوں کی تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجیے:
عقیل عباس جعفری، http://www.bbc.com/urdu/entertainment-38831484، تاریخ ملاحظہ: ۲۵ٍ مئی ۲۰۱۷ء
۱۲۔ اردو لغت بورڈ، اردو نامہ کراچی، خصوصی شمارہ، شمارہ ۵۵(۲۰۱۷ء)، سرورق